اُلٹی ہو گئیں سب تدبیریں

"الٹی ہوگئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا"
ٹیلے اور سنڈی نے مل کر سارا کام تمام گیا

ہم سرکاری افسر تو روبوٹ بنے سب بیٹھے ہیں
"چاہیں ہیں سو آپ کرے ہیں ہم کو عبث بدنام کیا"

دفتر آکر میٹنگ کی ، اخبار پڑھا ، پھر چائے پی
بیوی کو گھر فون کیا ، پھر کرسی پر آرام کیا

دن کے وقت کچہری سے وہ بوڑھے مجرم بھاگ گئے
کھول دیں ہم نے جو ہتھکڑیاں، ہائے خیال خام کیا

آبادی کم کرنے میں کچھ اپنا بھی تو حصہ ہے
ہر جا کوڑا کرکٹ پھینکا ، بیماری کو عام کیا

ہم کو کچھ معلوم نہیں ہے پوچھو ساہُو کاروں سے
کتنے گھر ہیں گروی اب تک کتنوں کو نیلام کیا

چلہ کاٹنے ہم بھی اک دن جا بیٹھے تھے مسجد میں
رات کو رو رو صبح کیا اور دن کو جُوں تُوں شام کیا

اس کے گھر کو دیکھ کے مجھ سے بیوی جل کر کہتی ہے
اس نے پیدا دولت کی اور تو نے پیدا نام کیا

سرسوں ہم کو مل نہ پائی پھرتے ہیں بے کار یونہی
جو کچھ اپنے پاس تھا تائب سب کچھ ان کے نام کیا

پروفیسر محمد اکرام تائب
(عارف والا)